احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

منگل 4 مئی 2004ء

روزنامہ
C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

منگل 4 مئی 2004ء، 13 ربیع الاول 1425 ہجری - 4 ہجرت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 95

قربان کی گئی چیزیں

بنوجحش کے مکہ سے مدینہ ہجرت کر جانے پر ابوسفیان نے ان کے مکانات پر قبضہ کرلیا تھا۔ فتح مکہ کے بعد اس قبیلہ کے ایک نابینا صحابی ابواحمد عبد بن جحش نے رسول اللہ ﷺ سے، اپنے مکان کی واپسی کا ذکر کیا تو رسول اللہؐ خاموش رہے۔ صحابہ نے عبد کو بتایا کہ آنحضرتؐ اللہ کی راہ میں قربان کی گئی چیزیں واپس لینا پسند نہیں کرتے چنانچہ انہوں نے اپنا مطالبہ ترک کردیا۔

(سیرت ابن ہشام جلد1 صفحہ499 عدوان ابی سفیان علی دار بنی جحش)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''میں اپنی جماعت کو چند الفاظ بطور نصیحت کہتا ہوں کہ وہ طریق تقویٰ پر پنجہ مار کر یاوہ گوئی کے مقابل پر یاوہ گوئی نہ کریں اور گالیوں کے مقابل پر گالیاں نہ دیں۔ وہ بہت کچھ ٹھٹھا اور ہنسی سنیں گے جیسا کہ وہ سن رہے ہیں مگر چاہئے کہ وہ خاموش رہیں اور تقویٰ اور نیک بختی کے ساتھ خداتعالیٰ کے فیصلہ کی طرف نظر رکھیں اگر وہ چاہتے ہیں کہ خداتعالیٰ کی نظر میں قابل تائید ہوں تو صلاح اور تقویٰ اور صبر کو ہاتھ سے نہ دیں۔'' (راز حقیقت۔ روحانی خزائن جلد14 ص 153)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اپنا چشم دید واقعہ بیان فرماتے ہیں:۔

ایک روز ایک ہندوستانی جس کو اپنے علم پر بڑا ناز تھا اور اپنے تئیں جہاں گرد اور سرد و گرم زمانہ دیدہ و چشیدہ ظاہر کرتا تھا بیت الذکر میں آیا اور حضور سے آپ کے دعویٰ کی نسبت بڑی گستاخی سے باب کلام وا کیا اور تھوڑی گفتگو کے بعد کئی دفعہ کہا آپ اپنے دعویٰ میں کاذب ہیں اور میں نے ایسے مکار اور بہت سے دیکھے ہیں اور میں ایسے کئی بغل میں دبائے پھرتا ہوں۔ غرض ایسے ہی بے باکانہ الفاظ کہے مگر آپ کی پیشانی پر بل تک نہ آیا۔ بڑے سکون سے سنتے رہے اور پھر بڑی نرمی سے اس کو جواب دیا۔ (سیرت مسیح موعود ص 41)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود بیت اقصیٰ میں لیکچر دے رہے تھے کہ دو سکھ بھی وہاں آگئے۔ انہوں نے حضور کی تقریر میں مداخلت شروع کردی۔ اندھا سکھ بولا بھائیو، پیارو، متر و میری ایک غرض وا۔ اس کا انداز یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ تقریر میں رخنہ ڈال کر اپنے مذہب کے متعلق کچھ پرچار کرنا چاہتا تھا جس پر قریب کے لوگوں نے اسے روک دیا کہ بولو نہیں وعظ ہو رہا ہے۔ دو منٹ کے بعد پھر اس اندھے سکھ نے پہلے کی طرح کہا۔ پھر لوگوں نے اسے روک دیا۔ اس پر نوجوان سکھ نے گالیاں دینی شروع کردیں۔ اس وقت پولیس کا انتظام تھا اور محمد بخش تھانیدار بھی آیا ہوا تھا لوگوں نے تھانیدار سے کہا دو سکھ بیت الذکر میں گالیاں دے رہے ہیں۔ تھانیدار اس وقت مرزا نظام دین کے دیوان خانے میں کھڑا تھا اور سپاہی اس کے ساتھ تھے وہ گئے اور ان سکھوں کو پکڑ کر دیوان خانہ میں لے گئے۔ حضرت صاحب کے تقریر ختم کرنے کے دو گھنٹہ بعد کسی شخص نے آکر بتایا کہ تھانیدار نے ان سکھوں کو مارا ہے۔ حضرت صاحب نے اسی وقت فرمایا:۔

''تھانیدار سے کہو ان کو چھوڑ دے''

اس پر تھانیدار نے ان سکھوں کو چھوڑ دیا۔ (سیرۃ المہدی جلد 3 ص 239)

وقف عارضی میں شامل ہونے کی تحریک

وقف عارضی کی بابرکت تحریک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1966ء میں جاری فرمائی تھی۔ حضور نے ساری جماعت کو اس میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

''مربیوں کو بھی چاہئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہئے بلکہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔''

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل 27 اگست 1969ء)

احمدی طالبہ کی نمایاں کامیابی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ مکرم صدف بشارت صاحبہ بنت مکرم بشارت احمد صاحب نے B.C.S کے امتحان 2002ء میں مظفر آباد یونیورسٹی میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ مزید نمایاں ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔ اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین (نظارت تعلیم)

فضل عمر ہسپتال میں فری سلمنگ کیمپ

امریکن اوبیسٹی ایسوسی ایشن اور سلم فٹ فارسیوٹیکل کمپنی نے پاکستان میں موٹاپے کے خلاف مہم کا آغاز کیا ہے۔ جسمانی وزن کی زیادتی، مختلف بیماریوں مثلاً ہائی بلڈ پریشر، ذیابیطس، جوڑوں کے درد، بانجھ پن اور دل کی بیماریوں کا باعث بنتی ہے۔ مورخہ 19 مئی 2004 بروز بدھ بوقت 9:30 بجے صبح تا 2:00 بجے دوپہر کمپنی ہذا فضل عمر ہسپتال میں فری سلمنگ کیمپ منعقد کر رہی ہے۔ جو احباب اس سے استفادہ کرنا چاہیں وہ مقررہ دن اور وقت پر ہسپتال تشریف لے آئیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

121

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

حکیمانہ انداز

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولین مخاطب تو ساری عرب قوم تھی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مکہ کی بستی میں مبعوث فرمایا جو ام القریٰ یعنی تمام بستیوں کا مرکز تھی۔ جہاں سارے عرب سے دین ابراہیمی سے نسبت رکھنے والے حج وعمرہ کے لئے آتے تھے۔ رسول اللہؐ ان قبائل کے لوگوں کے پاس تشریف لے جاتے اور انہیں پیغام حق پہنچا کر سوال کرتے کہ کوئی ہے جو میرا مددگار ہو؟ کوئی ہے جو میرا ساتھ دے اور مجھے اپنے ہاں پناہ دے تا کہ میں ان کے قبیلے میں جا کر اپنے رب کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کرسکوں۔ جو ایسا کرے میں اسے جنت کا وعدہ دیتا ہوں۔

(ترمذی کتاب فضائل القرآن)

ایک دفعہ ہمدان قبیلہ کے ایک شخص نے حامی بھری کہ وہ آپؐ کو ساتھ لے جائے گا۔ آپؐ نے اس سے پوچھا کہ اس کا قوم میں کیا مقام ہے؟ بعد میں وہ ڈر گیا کہ کہیں اس کی قوم خلاف ہی نہ ہو جائے۔ وہ اگلے سال آنے کا وعدہ کرکے چلا گیا۔

(دلائل النبوۃ البیہقی جلد 2 ص 413)

مگر ان قبائل کا عمومی ردعمل یہی ہوتا تھا کہ ایک شخص کی قوم اس کے بارہ میں زیادہ بہتر جانتی ہے۔ وہ شخص ہماری اصلاح کیسے کرسکتا ہے جس نے اپنی قوم میں فساد برپا کر رکھا ہے اور خود اس کی قوم نے اسے دھتکار دیا ہے؟

(دلائل النبوۃ البیہقی جلد 2 ص 414)

دعا پر بہت زور دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

اگر ساری جماعت دعائیں شروع کر دے تو دیکھتے دیکھتے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں عظیم الشان انقلاب برپا ہونے لگیں گے۔

پس دعا پر بہت زور دیں۔ دعا پر بہت زور دیں کیونکہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم کا خلاصہ بھی یہ ہے کہ اول بھی دعا ہے اور آخر بھی دعا ہے۔ اگر داعی الی اللہ بننا ہے تو اللہ سے دعائیں کرنی ہوں گی۔ اس سے مدد مانگے بغیر کس طرح داعی الی اللہ بن جائیں گے جس کی طرف بلانا چاہتے ہیں اس سے محبت اور پیار کئے بغیر اس کی طرف کیسے بلائیں گے۔

(الفضل 27 مئی 1995ء)

اخلاق کا اثر

اچھے اخلاق کا دوسروں پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اپنے ماموں حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب جو بااخلاق اور فدائی داعی الی اللہ تھے کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ خلیق انسان اپنے پیچھے بڑے گہرے اثرات چھوڑتا ہے اور بڑے وسیع اثرات چھوڑتا ہے اسی وجہ سے ان (حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب) کی دعوت الی اللہ میں بڑا اثر تھا ان کے ذریعہ بعض ایسے لوگ بھی احمدی ہوئے جو اس سے پہلے احمدیت کے شدید معاند تھے لیکن پھر احمدیت میں آکر عشق الٰہی اور مذہبی خلوص میں غیر معمولی ترقی کی۔ انہی میں سے ایک ہمارے محمد اکرم صاحب غوری ہیں جو اب لندن میں جماعت کے سیکرٹری کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ غوری صاحب اور ان کا خاندان حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کی دعوت الی اللہ ہی سے احمدی ہوا تھا۔ دعوت الی اللہ بعد میں ہوئی۔ پہلے ان کے حسن اخلاق سے متاثر ہو کر انہوں نے احمدیت میں دلچسپی لینی شروع کی۔ (الفضل 2 مارچ 1983ء)

مجاہدات اور دعائیں

حضرت منشی خدا بخش صاحب تحریر فرماتے ہیں: حضرت صاحب کے دعویٰ سے قبل مجھے مذہبی امور میں ذوق شوق حاصل تھا۔ نماز درود شریف۔ تہجد کی عادت تھی۔ مگر پتہ نہ ملتا تھا کہ خدا کس طرح ملتا ہے؟ مجاہدات کرتا رہا۔ اور بہت دعائیں کیں۔ اور مجذوب ہوگیا۔ انہی ایام میں مجھے خواب آیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ صورت بزرگ ہیں۔ وہ السلام علیکم کہتے ہیں۔ جب پوچھتا ہوں کہ میں آپ کو کہاں مل سکتا ہوں۔ تو آپ مسکرا چھوڑتے اور نہ بتاتے......... اس طرح ایک عرصہ تک مجھ سے ہوتا رہا۔ آخر کار منشی عبدالخالق صاحب اور محمد حسین صاحب سے حضرت مرزا صاحب کا پتہ چلا۔ میں چند مجذوبوں کے ساتھ گیا۔ حضرت صاحب کے ساتھ کھانا کھایا اور بیعت کے لئے درخواست کی۔ حضرت صاحب نے فرمایا ابھی بیعت لینے کا حکم نہیں ہے۔ اجازت کے بعد ہم لوگ واپس آ گئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد محمد حسین نے بیعت کر لی اور پتہ لگنے پر میں بھی گیا اور بیعت میں داخل ہوگیا۔ حضرت صاحب کی یہ ہدایت تھی کہ جلد جلد قادیان آیا کریں۔ غالباً 1889ء میں بیعت کی ہے۔ اچھی طرح سن یاد نہیں۔ ابتدائی سن میں ہی بیعت کی تھی۔ (الفضل 3 مارچ 2003ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 4 مئی 2004ء

12-00 a.m	بچوں کا پروگرام
1-00 a.m	لقاء مع العرب
1-30 a.m	خطبہ جمعہ
2-30 a.m	علمی خطابات
3-30 a.m	سوال وجواب
4-30 a.m	زندہ لوگ
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	خطبہ جمعہ
7-00 a.m	بچوں کا پروگرام
7-20 a.m	سوال وجواب
9-20 a.m	تقریر
9-50 a.m	لجنہ میگزین
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
12-00 p.m	خطبہ جمعہ
1-00 p.m	ورائٹی پروگرام
2-00 p.m	تقریر
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
3-25 p.m	سفر ہم نے کیا
4-30 p.m	تقریر
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m	تعارف
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	ملاقات
9-10 p.m	چلڈرنز کلاس
10-00 p.m	لجنہ میگزین
11-10 p.m	لقاء مع العرب

بدھ 5 مئی 2004ء

12-00 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	بچوں کا پروگرام
1-30 a.m	لجنہ میگزین
2-30 a.m	سوال وجواب
3-35 a.m	چلڈرنز کارنر
4-30 a.m	سفر ہم نے کیا
5-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	بچوں کا پروگرام
7-00 a.m	چلڈرنز کارنر
7-40 a.m	سوال وجواب
8-40 a.m	ہماری کائنات
9-10 a.m	جلسہ سالانہ آئرلینڈ 2003ء
9-50 a.m	چلڈرنز کلاس
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-40 p.m	لجنہ میگزین
1-40 p.m	مجلس سوال وجواب
2-40 p.m	ہماری کائنات
3-10 p.m	سپیشل ویڈیو رپورٹ
3-50 p.m	انڈونیشین سروس
4-30 p.m	گفتگو
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m	جلسہ سالانہ آئرلینڈ 2003ء
6-50 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	خطبہ جمعہ 1989ء
9-15 p.m	گلشن وقف نو
10-15 p.m	جلسہ سالانہ آئرلینڈ
11-00 p.m	سوال وجواب

جمعرات 6 مئی 2004ء

12-10 a.m	سپیشل ویڈیو رپورٹ
12-30 a.m	لقاء مع العرب
1-30 a.m	گلشن وقف نو
2-30 a.m	چلڈرنز کارنر
3-15 a.m	گفتگو
3-50 a.m	سوال وجواب
5-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	خطبہ جمعہ
7-00 a.m	بچوں کا پروگرام
7-40 a.m	ترجمۃ القرآن
8-40 a.m	المائدہ
9-20 a.m	اردو ادب کا دبستان
9-50 a.m	خطبہ جمعہ
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-50 a.m	لقاء مع العرب
1-00 p.m	مجلس سوال وجواب
1-50 p.m	ترجمۃ القرآن
2-50 p.m	المائدہ
3-20 p.m	انڈونیشین سروس
4-20 p.m	کمپیوٹر سب کے لئے
5-00 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m	اردو ادب کا دبستان
6-30 p.m	ورائٹی پروگرام
7-00 p.m	انگریزی ملاقات
8-00 p.m	خطبہ جمعہ
9-00 p.m	دورہ افریقہ
10-00 p.m	ترجمۃ القرآن
11-00 p.m	لقاء مع العرب

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

مبشر احمد صاحب خالد

جماعت احمدیہ اور خدمت خلق

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنے منظوم فارسی کلام میں اپنی بعثت کی غرض اور مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسم ہمیں راہم

یعنی میری زندگی کی سب سے بڑی تمنا اور خواہش خدمت خلق ہے۔ یہی میرا کام، یہی میری ذمہ داری، یہی میرا فریضہ اور یہی میرا طریقہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مخلوق خدا سے ہمدردی اور ان کی مصیبتوں کو دور کرنا جماعت احمدیہ کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے۔ چنانچہ شرائط بیعت میں نویں شرط یہ ہے کہ:

"عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائیگا"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص190)

خدمت خلق اور ہمدردی بنی نوع انسان کی تعلیم پر مبنی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات اور چند نمونے پیش ہیں۔

ایک اہم نصیحت

میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو، دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو، اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔ (ملفوظات جلد نمبر 9 ص74)

بلامذہب وملت ہمدردیٔ خلق

فرمایا:

"اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہ رکھو بلکہ ہر ایک کے ساتھ کرو۔ اگر ایک ہندو سے ہمدردی نہ کرو گے۔ تو .... کے سچے وصایا کیسے اسے پہنچاؤ گے؟ خدا سب کا رب ہے ہاں مسلمانوں کی خصوصیت سے ہمدردی کرو اور پھر متقی اور صالحین کی اس سے زیادہ خصوصیت سے"۔

(ملفوظات جلد 6 ص271)

فرمایا:

"میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جائے تو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو در کنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے"۔

(ملفوظات جلد اول ص305)

اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام مقدم رکھنا

فرمایا:

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں"۔ (شہادۃ القرآن صفحہ 99-100)

ہمارا اصول

"ہمارا اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے"

(سراج منیر، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 28)

جماعت کی سرسبزی کا انحصار

فرمایا:

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 348)

دو اصول

حضرت مفتی محمد صادق صاحب روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود اکثر فرمایا کرتے تھے کہ:

"ہمارے بڑے اصول دو ہیں۔ اوّل خدا کے ساتھ تعلق صاف رکھنا اور دوسرے اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور اخلاق سے پیش آنا"

(ذکر حبیب ص180)

عملی نمونہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خدمت خلق اور ہمدردی بنی نوع انسان سے متعلق محض زبانی کلامی تعلیم نہیں دی بلکہ اپنے عملی نمونہ سے اس کی آبیاری کی ہے۔ چنانچہ آپ کے عملی نمونہ کی صرف چند مثالیں بطور نمونہ پیش کی جاتی ہیں۔

ایک بار آپ کسی کام میں مصروف تھے ایک سائل آیا۔ اس نے صدا دی۔ آپ شدید مصروفیت کے باعث اس کی طرف توجہ نہ دے سکے۔ کچھ دیر کے بعد آپ کو اس کا خیال آیا تو پوچھا سائل کہاں ہے؟ عرض کیا گیا کہ وہ تو چلا گیا آپ نے دوست احباب کو اس کی تلاش میں روانہ کیا اور خود بھی دعا کی کہ اے خدا! اسے واپس لا۔ اتفاق ایسا ہی ہوا کہ وہی فقیر کچھ دیر بعد آ گیا۔ شاید یہ آپ کی دعا ہی کا اثر تھا۔

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 286)

غیر احمدی مہمان

ایک دفعہ منی پور آسام کے دور دراز علاقہ سے دو غیر احمدی مہمان حضرت مسیح موعود کا نام سن کر حضور کو ملنے قادیان آئے مہمان خانہ کے پاس پہنچ کر لنگر خانہ کے خادمین کو اپنا سامان اتارنے اور چارپائی بچھانے کو کہا لیکن خدام کو اس طرف فوری توجہ نہ ہوئی اور وہ ان مہمانوں کو یہ کہہ کر دوسری طرف چلے گئے کہ آپ یکہ سے سامان اتاریں چارپائی آ جائے گی۔ ان تھکے ماندے مہمانوں کو یہ جواب ناگوار گزرا اور وہ رنجیدہ ہو کر اسی وقت بٹالہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب حضور کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو حضور نہایت جلدی ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا ان کے پیچھے بٹالہ کے رستہ پر تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے چل پڑے چند خدام بھی ساتھ ہو گئے منشی ظفر احمد صاحب کہتے ہیں کہ میں بھی ساتھ ہو لیا حضور اس وقت اتنی تیزی کے ساتھ پیچھے گئے کہ قادیان سے دو اڑھائی میل پر نہر کے پل کے پاس انہیں جا لیا۔ بڑی محبت اور معذرت سے اصرار کر کے انہیں واپس لائے اور فرمایا:

"آپ کے واپس چلے آنے سے مجھے بہت تکلیف ہوئی ہے۔ آپ یکہ پر سوار ہو جائیں میں پیدل چلونگا"

سیالکوٹ میں ملازمت کے دوران جن کے گھر میں آپ کی رہائش تھی ان کی روایت ہے کہ:

"جو تنخواہ مرزا صاحب لاتے محلہ کی بیوگان اور محتاجوں کو تقسیم کر دیتے۔ کپڑے بنوا دیتے یا نقد تقسیم کر دیتے تھے اور صرف کھانے کا خرچ رکھ لیتے"۔

(سیرت المہدی جلد سوم صفحہ 94)

یہ بڑا ثواب کا کام ہے

خدمت خلق کا ایک حسین منظر یہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی جو چشم دید گواہ ہیں بیان کر رہے ہیں:

"ایک دفعہ بہت سی گنوار عورتیں بچوں کو لے کر آئیں اتنے میں اندر سے بھی چند خدمت گار عورتیں شربت شیرہ کے لئے برتن ہاتھوں میں لئے آنکلیں۔ اور آپ کو دینی ضرورت کے لئے ایک بڑا اہم مضمون لکھنا تھا اور جلد لکھنا تھا، میں بھی اتفاقاً جا نکلا کیا دیکھتا ہوں حضرت کمر بستہ اور مستعد کھڑے ہیں جیسے کوئی یورپین اپنی دنیوی ڈیوٹی پر چست اور ہوشیار کھڑا ہوتا ہے اور پانچ چھ صندوق کھول رکھے ہیں اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتلوں میں سے کسی کو کچھ اور کسی کو کوئی عرق دے رہے ہیں اور کوئی تین گھنٹے تک یہی بازار لگا رہا اور ہسپتال جاری رہا۔ فراغت کے بعد میں نے عرض کیا حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ اللہ اللہ کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے یہ مسکین لوگ ہیں یہاں کوئی ہسپتال نہیں۔ میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا رکھا کرتا ہوں جو وقت پر کام آ جاتی ہیں اور فرمایا یہ بڑا ثواب کا کام ہے مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پروانہ ہونا چاہئے"

(سیرت حضرت مسیح موعود، مصنفہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی صفحہ 34-36)

سنہری باب

یہی وہ تعلیم ہے جس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ نے جذبہ ہمدردی سے سرشار ہو کر سب سے زیادہ توجہ خدمت خلق کی طرف دی۔ چنانچہ خدمت خلق جماعت احمدیہ کی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یوں تو جماعت احمدیہ نے زندگی کے ہر میدان میں خدمت خلق کو اپنا شعار بنا رکھا ہے خواہ وہ قحط یا سیلاب زدگان کی خدمت کا موقع ہو۔ خواہ تعلیم کا شعبہ ہو یا علاج معالجے کا میدان ہو غرضیکہ زندگی کے ہر میدان میں جماعت احمدیہ نے خدمت خلق کے وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ جن کی نظیر نہیں ملتی۔ وقار عمل بھی خدمت خلق کی بہت بڑی مثال ہے۔

خدمت انسانیت کا سال

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1993ء کو خدمت انسانیت کا سال قرار دیا جس کے تحت جماعت احمدیہ اس سال لاکھوں روپیہ خرچ کر کے بوسنیا اور بھارت کے مظلوموں اور صومالیہ اور افریقہ کے قحط زدہ ممالک میں انسانیت کی خدمت میں مصروف عمل رہی۔ جس کی تفصیل میں جانا ناممکن امر ہے۔

علاج معالجہ

جسمانی بیماریوں کی شکار دکھی انسانیت کی دیکھ بھال ان کی عیادت و تیمار داری، انہیں ہر ممکن علاج معالجہ و دوائی مہیا کرنا اور صحت یابی کے مراحل طے کرنے میں ان کو مدد دینا جماعت کی تاریخ کا ایک

روشن باب ہے۔ چنانچہ اسی مقصد کے تحت جماعت احمدیہ نے محض خدمت انسانیت کے جذبہ سے کئی بڑے بڑے ہسپتال اور بنیادی طبی مراکز قائم کر رکھے ہیں اس سلسلہ میں براعظم افریقہ اور نگر پارکر سندھ نے غیر معمولی حصہ پایا ہے۔ پاکستان میں بھی ملک کے طول وعرض میں جماعت احمدیہ طبی مراکز قائم کر کے ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں علاج معالجہ سے محروم اور دکھی انسانیت کی زندگیوں کو بچانے میں دن رات کوشاں ہے جس کی تفصیل میں جانے کا یہ مضمون متحمل نہیں ہوسکتا۔

فضل عمر ہسپتال

فضل عمر ہسپتال کا نام جماعت اور غیر از جماعت دوستوں میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ یہ ہسپتال امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی کی خاص توجہ سے قائم ہوا اور حضور کے اپنے نام سے ہی منسوب ہے جو ساڑھے ستائیس کنال رقبہ پر پھیلا ہوا ہے۔

اس ہسپتال کو قائم کرنے کی بنیادی غرض دکھی و بیمار انسانیت کی بلاتمیز رنگ ونسل اور مذہب وملت خدمت بجالانا تھی۔ اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے یہ ہسپتال دن رات ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جلسہ سالانہ 1983ء کے موقع پر فضل عمر ہسپتال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''خواہش یہ ہے اور دعا یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہسپتال بہترین ہسپتال ہو، کارکنوں کے اخلاق کے لحاظ سے بھی اور کردار کے لحاظ سے بھی کہ وہ اپنے مریضوں کے لئے دعائیں کرنیوالے ہوں اور دوا پر انحصار نہ کرنیوالے ہوں اس لحاظ سے غریب کی گہری ہمدردی پائی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے بھی کہ فنی ماہرین بھی یہاں چوٹی کے ہوں''۔

(بحوالہ الفضل 12 اپریل 1984ء)

احمدیہ ہسپتالوں اور طبی مراکز کو دیگر ہسپتالوں کی نسبت جو ممتاز حیثیت اور فوقیت حاصل ہے وہ یہ ہے کہ احمدیہ ہسپتالوں کے کارکن جس جذبۂ ہمدردی کے تحت اپنی زندگیاں وقف کر کے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اس کی نظیر کہیں بھی نہیں ملتی۔

دیگر رفاہی ادارہ جات

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے فضل عمر ہسپتال ربوہ کے علاوہ ربوہ اور پاکستان بھر میں دیگر متعدد طبّی ہسپتال کلینکس اور رفاہی ادارہ جات دکھی انسانیت کی خدمت میں دن رات کوشاں ہیں۔ جن میں مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام طاہر ہومیو کلینک ربوہ، نور آئی بینک، بلڈ بینک، تحریک وقف جدید کے زیر انتظام مٹھی میں المہدی ہسپتال کراچی میں جماعت احمدیہ کراچی کے زیر انتظام ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر آئی ہسپتال نیز پاکستان بھر میں سینکڑوں فری ہومیو پیتھک کلینکس اور ڈسپنسریاں قابل ذکر ہیں۔ جن کا تمام عملہ خدا کے فضل اور احمدیت کی برکت سے محض جذبۂ خدمت خلق کے تحت رضاکارانہ طور پر دن رات معروف عمل ہے۔

نصرت جہاں تحریک

یہ مبارک تحریک ایک الٰہی تحریک تھی جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو 1970ء کے دورہ مغربی افریقہ کے دوران القاء ہوئی اور 24 مئی 1970ء کو بیت الفضل لندن میں حضور نے باقاعدہ طور پر اس تحریک کا اعلان فرمایا۔

چنانچہ اس بابرکت تحریک کے نام اور پس منظر کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو یہ بشارت دی کہ حضرت اماں جان کے ذریعہ ایک بڑی بنیاد حمایت دین کی ڈالے گا چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت ...... ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں پھیلا دے گا میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے''۔

(تریاق القلوب ص 148-149 ایڈیشن 1922ء)

چنانچہ اسی نسبت سے تفاؤل کے طور پر حضور نے اس تحریک کا نام ''نصرت جہاں'' رکھا۔ حضور نے فرمایا کہ ہم اس فنڈ کے ذریعہ ایسے طبی مراکز اور تعلیمی ادارے قائم کریں گے۔ جو حقیقی غمخواری اور بے لوث خدمت انسانیت کے جذبہ سے سرشار ہونگے۔ اسی غرض سے حضور نے اس تحریک کا نام ''نصرت جہاں'' تجویز فرمایا۔ جس سے بہتر کوئی نام ہو ہی نہیں سکتا تھا کیونکہ اس کا مقصد ہی نصرت جہاں ہے۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے نصرت جہاں کے پروگرام میں غیر معمولی برکت اور کامیابی کے سامان پیدا فرمائے۔ مالی قربانی کے ساتھ ساتھ ڈاکٹرز اور ٹیچرز صاحبان نے محض للہ بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی ہیں۔ اور محض خدمت کے جذبہ سے دن رات مصروف عمل ہیں۔

چونکہ یہ ایک الٰہی منصوبہ تھا اس لئے احمدی ڈاکٹروں اور اساتذہ کو بے پناہ خدمت کے جذبہ سے سرفراز فرمایا اور احمدی ڈاکٹروں کے ہاتھ میں غیر معمولی شفا رکھ دی اور احمدیہ تعلیمی اداروں کو امتیازی شان عطا فرمائی۔ ازدیاد ایمان کے لئے غیروں کی آراء پر مبنی چند نمونے پیش خدمت ہیں۔

☆ غانا (مغربی افریقہ) کے اخبار ''Pioneer'' اور The Ghanian Time نے احمدیہ ہسپتال اسکورے سے (غانا) کے انچارج ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب کی پاکستان کو روانگی ملتوی کرنے کی جماعت احمدیہ سے اپیل کرتے ہوئے یہ خبر شائع کی کہ:

''ضلع اسکورے کی بہبود اور منصوبہ بندی کمیٹی نے اپنے یکم جولائی 1973ء کے ریزولیوشن کے ذریعہ سے درخواست کی ہے کہ ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب نے گزشتہ اڑھائی سال میں مقامی حالات کے متعلق جو وسیع معلومات اور اہم تجربہ حاصل کر لیا ہے اس کی وجہ سے وہ ہماری ساری قوم کے لئے ایک نہایت ہی مفید وجود ثابت ہو رہے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب موصوف احمدیہ ہسپتال میں صرف غانا کے باشندوں کی خدمت ہی نہیں کر رہے ہیں بلکہ ہمسایہ افریقن ملک مثلاً آئیوری کوسٹ، نائیجیریا اور ٹوگو کے لوگ بھی ان سے کامیاب علاج کروا رہے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر مجتبیٰ صاحب کا یہ شاندار ریکارڈ قابل فخر ہے۔ کہ اس عرصہ میں انہوں نے 2500 میجر آپریشن کئے ہیں جن میں سے ایک بھی ناکام نہیں ہوا''۔

(الفضل 13 نومبر 1973ء)

☆ 3 جولائی 1971ء احمدیہ ہیلتھ سنٹر بواجے بو (سیرالیون) کے افتتاح کے موقع پر وزیر صحت سیرالیون نے فرمایا:-

''ملک میں تعلیم کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینے کے سلسلہ میں احمدیہ مشن نے جو قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ خود ایک معلم ومدرس کی حیثیت سے میں ان میں بہت دلچسپی لیتا رہا ہوں۔ اور اب وزیر صحت کی حیثیت سے یہ امر میرے لئے از حد خوشی کا موجب ہے اور میں اس پر ممنونیت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ جماعت احمدیہ نے اپنی بے لوث خدمات کے دائرہ کو صحت اور طب سے متعلق قومی پروگرام کے خاطر خواہ نفاذ تک ممتد کر دیا ہے۔ یہ ایک بین ثبوت ہے اس بات کا کہ یہ جماعت دوسروں کیلئے خدمت کے جذبہ سے سرشار ہے۔ میری وزارت نے آپ لوگوں کی مساعی کی ہر ممکن رنگ میں تائید وحمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے''۔

(الفضل 11 جولائی 1971ء)

☆ نائیجیریا میں احمدیہ ہائر سیکنڈری سکول کے افتتاح کے موقع پر افتتاحی تقریب میں صدارت کے فرائض ایجوکیشن کمشنر جناب الحاج ابراہیم نے ادا فرمائے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا:-

''جماعت احمدیہ وہ پہلی تنظیم ہے جس نے اعلیٰ تعلیم کے ادارے قائم کرنے میں ہمارے لئے نہایت شاندار مثالیں قائم کر دکھائی ہے''۔

(الفضل 21 جولائی 1971ء ص 1)

☆ صدر جمہوریہ سیرالیون ڈاکٹر سائیکا پی سٹیونس نے 2 دسمبر 1971ء کو احمدیہ سیکنڈری سکول کا معائنہ کرتے ہوئے فرمایا:-

''میں سب سے پہلے جماعت احمدیہ کا جو سیر کام تعلیم کے میدان میں کر رہی ہے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اس جماعت نے تعلیم کے ساتھ ساتھ طبی میدان میں بھی ہماری مدد کرنی شروع کی ہے میں ان تمام گرانقدر خدمات کے لئے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں''

(الفضل 3 مارچ 1972ء)

☆ گیمبیا کے صحت وتعلیم اور سماجی بہبود کے وزیر آنریبل الحاج گارباجاہمپا نے ماریشس کے دورے کے دوران جماعت احمدیہ کے استقبالیہ میں شرکت کی اور فرمایا:

''میرے ملک (یعنی گیمبیا) میں جماعت احمدیہ کا قیام اور اس کی ترقی کی تاریخ دنیا میں ہر .... کے لئے انتہائی خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔ میں اس امر کا اظہار کرنے میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح (الثالث) کی گیمبیا میں تشریف آوری کا ہی ایک ثمرہ ہے کہ ہم خدمت خلق کے میدان میں جماعت احمدیہ کی عظیم رفاہی سرگرمیوں سے متمتع ہو رہے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو یہی حقیقی .... ہے''

(الفضل 3 مئی 1972ء)

☆ نائیجیریا کے صدر شیخو شگاری صاحب نے دسمبر 1974ء میں اپنے ایک پیغام میں فرمایا:

''میں نے بنظر غائر دیکھا ہے۔ اور یہ امر میرے لئے باعث سکون ہے کہ جماعت احمدیہ سکولوں اور شفاخانوں کے قیام کے میدان میں بدستور بڑے ثبات کے ساتھ ترقی پذیر ہے۔ اس جہت میں جماعت کی مساعی انتہائی قابل تعریف ہے اور دوسری تمام رضاکارانہ طور پر کام کرنے والی تنظیموں کے لئے باعث تقلید ہیں۔ میری انتظامیہ ایسے تمام نائیجیرین لوگوں کی جو اچھا مطمح نظر رکھتے ہیں۔ اور باہمی کوششوں سے نئے سکول، ہسپتال اور دیگر رفاہی خدمات سرانجام دینا چاہتے ہوں ان کی پورے طور پر حمایت کرتی ہے''۔

(الفضل 3 مارچ 1980ء)

☆ لائبیریا (مغربی افریقہ) کے قصبہ سانولے میں نصرت جہاں کے تحت احمدیہ کالج کے متعلق محکمہ تعلیم کے علاقائی نگران مسٹر ورنر نے 5 جون 1974ء کو معائنہ کے بعد ریمارکس دیئے:-

'' 5 جون کو جماعت احمدیہ لائبیریا کی شاخ سانولے کو دیکھنے کا موقع ملا۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ سکول اپنے اغراض ومقاصد اور اپنی تنظیم کے پیش نظر، تاریک وتار اندھیرے میں روشنی کا مینار ثابت ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں سکول کا پلان جیسا کہ ''لائبیرین سٹار'' میں شائع ہوا ہے۔ جاری رہا تو ہمارے بچے صحت مند اور ٹھوس تعلیم حاصل کر سکیں گے۔ اور اس طرح بہت سی زندگیاں ضائع ہونے سے بچ جائیں گی''۔

(الفضل 5 اکتوبر 1974ء)

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے تمام بنی نوع انسان کی خدمت کے جذبہ کو ہمیشہ قائم ودائم رکھے اور اس میں ترقی دیتا رہے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت جو انسان کی بقا کے لئے ضروری ہے

صفات رحمانیت، رحیمیت اور حیی وقیوم کی جلوہ گری کے ذاتی مشاہدات

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

دعا نے بچالیا

نیا نیا پاکستان بنا تھا۔ ہم قادیان سے لٹ پٹ کر تہی دست لاہور کے علاقہ کرشن نگر میں ایک مکان میں پناہ گزین ہوئے والد صاحب قادیان میں حکمت کا کام کرتے تھے۔ انہوں نے کرشن نگر سے پانچ میل دور شاہدرہ موڑ پر ایک دکان میں حکمت کا آغاز کیا۔ ایک دن شام کو دکان سے کچھ سنکھیا کوئی دوائی بنانے کے لئے گھر لائے۔ ایک چائے کے کپ میں اس کا تھوڑا سا محلول بنایا اور اسے شیلف پر رکھ دیا کہ باقی کام صبح کر لیا جائے گا۔ صبح امی جان نے ناشتہ کے لئے چائے بنائی۔ کپ کم ہونے کی وجہ سے میری چھوٹی بہن نے وہ کپ شلف سے اٹھایا اور اس میں چائے ڈال کر ابا جان کو دیدی اور انہوں نے اسے پی لیا۔ کچھ دیر بعد ابا جان کو الٹی پہ الٹی آنے لگی۔ سمجھ نہ آئے کیا ہوا۔ اچانک ابا جان نے مجھے کہا ذرا دیکھو فلاں شیلف پر وہ کپ پڑا ہے۔ کپ وہاں نہیں تھا۔ سارا معاملہ سمجھ میں آ گیا سنکھیا کی مقدار تین آدمیوں کو ہلاک کر دینے کے لئے کافی تھی۔ میرے بڑے بھائی کو دوڑایا گیا کہ ڈاکٹر کو لے کر آئے۔ ڈاکٹر صاحب آئے۔ معائنہ کیا او رکہنے لگے اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ بس دعا ہی کریں۔ اب گھر پر قیامت کا سماں تھا۔ لٹے پٹے مہاجر گھرانے کے دو میاں بیوی اور پانچ بچے جن میں سے سب سے بڑا تیرہ سال کا ہے۔ اگر باپ کو کچھ ہو گیا تو کیا ہوگا؟ اس بات کا احساس میری والدہ سے زیادہ کس کو ہو سکتا تھا۔ میرے والد صاحب نے بڑے بھائی سے کہا کہ شاہدرہ موٹر سائیکل پر جا کر دکان کی فلاں طرف کے فلاں فیلف میں سے فلاں دوائی کی شیشی لے آؤ۔ بھائی تو اس طرف کو روانہ ہو گئے میری والدہ نے نسبتاً دو بڑے بچوں، میں عمر ساڑھے دس سال اور چھوٹی بہن عمر آٹھ سال۔ کو ایک طرف بلایا اور کچھ ایسے انداز سے حالت کی نقشہ کشی کی کہ ان حالات میں اگر تمہارے ابا کو کچھ ہو گیا تو ہمارا کیا بنے گا کہ مجھے اب تک یاد ہے فکر سے میرا رواں رواں لرز گیا۔ والدہ صاحبہ نے رو رو کر خدا سے دعا کرنے کے لئے ہم بہن بھائیوں سے کہا۔ ہم نے وضو کیا اور مصلّی پر سجدہ میں گر گئے۔ میں آج سوچتا ہوں کہ اس کم عمری میں ہمیں رو رو کر اتنی تضرع سے دعا کی توفیق کیسے مل گئی۔ اور خدا تعالیٰ کو ان معصوم بچوں کے گڑگڑانے پر کیسا رحم آیا ہوگا۔ بڑے بھائی دکان سے وہی مطلوبہ شیشی لے آئے۔ خدا تعالیٰ نے اس میں شفا رکھ دی اور میرے ابا جان صحت یاب ہو گئے! خدا تعالیٰ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ ہمارا حیی وقیوم آقا'' اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے'' کے جلوے دکھانے والا۔ ہمارے گھریلو حالات نہایت خستہ تھے۔ میٹرک کے بعد ابا جان مجھے کالج میں پڑھا نہیں سکتے تھے اور مجھے پڑھائی کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ میرا دسویں جماعت کا ایک خاص دوست تھا اور ہم اکٹھے ہی پڑھا کرتے تھے۔ وہ کالج میں داخل ہو گیا ایک دن میں اسے ملنے کے لئے کالج گیا تو وہ بیڈمنٹن کھیل رہا تھا۔ اس نے مجھ سے آنکھ ملانا بھی عار سمجھا کیونکہ میری تعلیم بس دسویں کلاس تک ختم ہو گئی تھی اور وہ کالج میں تھا۔ میرا دل کٹ کر رہ گیا اور میں اس کی قسمت پر رشک کرتا ہوا واپس آ گیا۔ اب تو بس ایک ہی در باقی تھا۔ خانہ خدا۔ نماز عشاء کے بعد سب لوگ چلے جاتے اور میں سجدہ میں پڑا رہتا ایک دن میری چھوٹی بہن اپنی سادگی میں کہنے لگی بھائی جان لوگ کہتے ہیں کہ اس پر پتہ جانے خدا کی مار پڑی ہے جو ہر وقت سجدے میں ہی پڑا رہتا ہے! میں نے میٹرک کے بعد ایک پرائمری سکول میں پڑھانا شروع کر دیا لیکن ٹرینڈ ٹیچر آ جانے کی وجہ سے ایک سال بعد نوکری ختم ہو گئی۔ پھر ایک دفتر میں کلرک ہو گیا۔ لیکن دل روتا رہتا تھا۔ اپنے طور پر کتابیں پڑھتا رہتا تھا۔ اور پھر نہ جانے یہ سب کیسے ہو گیا۔ اپنے رحیم اور حی وقیوم خدا کے قربان جاؤں۔ دو دو سال کا کورس ایک ایک سال میں ختم کرتا ہوا میں عین اسی سال بی اے میں پاس ہو گیا جس سال اگر میں متواتر کالج میں داخل ہو کر پڑھتا تو مجھے کرنا چاہئے تھے یعنی میٹرک سے ٹھیک چار سال بعد اپنے ہم جماعت لڑکوں کے ساتھ۔ اور اگلے سال میں بی اے۔ بی ایڈ ٹیچر کی حیثیت سے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں آ چکا تھا۔ اس طرح میرا ایک دن بھی ضائع نہ ہوا۔

امتحان میں کامیابی

تعلیم کے شوق نے مجھے یہاں بھی قرار نہ لینے دیا۔ میں نے جہاں تک ہو سکا قم پس انداز کی اور ایم اے انگلش کے کورس کی کتابیں پڑھتا رہا۔ ایم اے انگلش کرنے والے طالب علم کا سب سے بڑا خواب سیکنڈ ڈویژن حاصل کرنا ہوتا ہے جو بہت کم طلباء کو نصیب ہوتی ہے۔ حتی کہ یونیورسٹی میں ٹاپ کرنے والا بھی سیکنڈ ڈویژن ہی ہوتا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے میں نے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لینے کا سوچا لیکن ایک تو وہاں داخلہ لینا انتہائی مشکل اور پھر مالی استطاعت کا سوال۔ داخلہ ٹیسٹ ہوا اور پھر انٹرویو خدا تعالیٰ نے کرم فرمایا اور میرا داخلہ ہو گیا۔ کچھ رقم میرے پاس تھی ایک مشفق کا خدا تعالیٰ نے بندوبست فرما دیا جو اس شرط پر ماہوار رقم دینے پر تیار ہو گئے کہ تعلیم کے بعد اسی قسط سے واپس کر دوں گا۔ خدا تعالیٰ انہیں بہترین جزا دے۔ سالانہ امتحان میں پھر ایک بار خدا تعالیٰ نے اپنی رحیمیت کا جلوہ دکھایا۔ کل سات پرچے ہوتے تھے سو سو نمبر کے۔ اور ہر ایک میں پاس ہونا لازمی تھا۔ کسی ایک پرچہ میں فیل ہونے کا مطلب یہ تھا کہ اگلے سال پورے سات پرچوں کا امتحان پھر دو۔ ہر پرچہ میں امیدوار کی مرضی ہوتی تھی کہ چاہے چار سوال حل کرے اور چاہے پانچ سوال چار سوال حل کرنے کی صورت میں 25 نمبر فی سوال اور پانچ سوال حل کرنے کی صورت میں 20 نمبر فی سوال ہوتے تھے۔ میں نے چار سوالات حل کرنے Option لیا تھا۔ میرے پہلے پانچ پرچے بہت اچھے ہو گئے۔ چھٹا پرچہ میں اپنی دانست میں اتنا ہی اچھا کر کے کمرہ امتحان سے باہر آیا تو ساتھیوں سے باتیں کرتے ہوئے انکشاف ہوا کہ میں ایک سوال بالکل غلط کر آیا ہوں۔ ایک شاعر کی دو نظمیں کورس میں شامل تھیں اور دونوں موضوع کے لحاظ سے بہت ملتی جلتی تھیں۔ میں نے دونوں ہی خوب تیار کر رکھی تھیں لیکن امتحان کی اضطرابی کیفیت میں جلدی میں اوپر نام تو وہی لکھا جو نظم پرچہ میں آئی تھی لیکن نیچے ساری کی ساری تشریح دوسری نظم کی لکھ کر آ گیا۔ اب یہ پورا 25 نمبر کا سوال تھا جو بالکل غلط ہو گیا۔ دوسرے لفظوں میں میں 100 نمبر کی بجائے 75 نمبر کا پرچہ حل کر کے آ گیا تھا۔ سیکنڈ ڈویژن حاصل کرنے کے لئے اپنی بساط سے کہیں بڑھ کر گورنمنٹ کالج میں داخلہ لیا تھا اور یہاں محض پاس ہو جانے کے ہی لالے پڑ گئے۔ کمپارٹمنٹ کا اس زمانہ میں تصور تک نہ تھا۔ یہ 1964ء کی بات ہے سال ضائع ہوتا نظر آ رہا تھا۔ اگلے سال پرائیویٹ امتحان دینا پڑے گا۔ نہ جانے کون کون سی کتابیں تبدیل ہو جائیں۔ دل ڈوب رہا تھا۔ اسی کشمکش میں ساتواں پرچہ بھی دیا جو اچھا ہو گیا۔ اب نتیجہ کا انتظار شروع ہوا۔ طرح طرح کے خوف اور وساوس کے ساتھ۔ آخر دل نے کہا کہ کوئی چارہ نہیں اب دعا کے سوا۔ حضرت امام الزمان کا یہ فقرہ یاد آیا کہ سچے دل کی دعا کے ساتھ آنکھ سے گرا ہوا آنسو کا ایک قطرہ بھی خدا تعالیٰ ضائع نہیں جانے دیتا۔ اللہ اللہ کر کے نتیجہ کا دن آیا۔ مگر اخبار میں میرے رول نمبر کے آگے Later on لکھا ہوا تھا۔ میں اکثر سوچتا ہوں کہ ان ایام میں ایک طرف تو ممتحنوں کا بورڈ بیٹھ کر یہ فیصلہ کر رہا ہوگا کہ اس لڑکے کے باقی تمام پرچے تو بہت اچھے ہیں۔ چھٹے پرچہ میں بھی تین سوال اچھے ہیں چوتھا سوال بالکل بے تعلق ہے ضرور لڑکے سے کوئی غلطی ہوگئی ہوگی کیوں نہ اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا جائے اور دوسری طرف میری دعا عرش پر خدا تعالیٰ کی رحیمیت کے تار ہلا رہی تھی بالآخر دو ہفتہ کے کٹھن انتظار کے بعد نتیجہ آیا تو میں سیکنڈ ڈویژن میں پاس تھا! گویا پرچہ میں میری اتنی بڑی غلطی کا میرے رزلٹ پر کوئی اثر نہ پڑا تھا۔ واری جاؤں میں اپنے رحیم اور حیی وقیوم خالق و مالک کے۔

سانپ سے بچاؤ

جن دنوں میں بی اے کے امتحان کی تیاری کر رہا تھا چونکہ میں دو سال کا کورس ایک سال میں تیار کر کے امتحان دے رہا تھا اس لئے مجھے محنت بھی خصوصی کرنا پڑتی تھی۔ اس لئے میں کھانا کھا کر اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے فارغ ہونے کے بعد ایک میز پر لالٹین رکھ کر صحن میں کرسی پر بیٹھ جاتا تھا اور صبح کی اذان کے ساتھ میز سے اٹھتا تھا۔ گرمی سے بچنے کے لئے صرف نیکر زیب تن کی ہوتی تھی اور پاؤں میں ہلکی چپل۔ ساری رات مچھر کاٹتے رہتے تھے اور پروانوں کا ہجوم میرے اردگرد ہوتا تھا مگر میں نے خود کو جیسے پڑھائی کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ کہ جو خدا کو منظور وہی ہوگا۔ ہم ایک خستہ سے کرایہ کے مکان میں رہتے تھے جس کی ایک طرف دو بغیر چھت کے بے آباد نونے چھوٹے کمرے تھے اور ان سے آگے بیت الخلاء۔ ایک رات میں پیشاب کرنے کے لئے اس طرف کو گیا۔ غلطی سے

لالٹین ساتھ لینا بھول گیا۔ وہاں گھپ اندھیرا تھا۔ میں دیوار کے پاس سے گزرا تو تیزشوں کی آواز کے ساتھ کوئی چیز میرے پاؤں کے درمیان میں سے تیزی سے لپکی۔ میں خوفزدہ ہوکر واپس آ گیا۔ امتحان سے فارغ ہونے کے بعد میں لاہور چلا گیا۔ تو اب رات کو صحن میں اندھیرا اور سناٹا رہنے لگا۔ ایک رات چارپائی کے نیچے عجیب سی آوازوں سے میری بھابھی جان جاگ اٹھیں۔ دیکھا تو ایک بڑا سانپ اور بلی آمنے سامنے بیٹھے ہیں۔ فوراً والد صاحب کو جگایا۔ انہوں نے سانپ کو دیکھ کر باہر سے ایک اور آدمی کو بلانے کا فیصلہ کیا۔ ان کے باہر جانے اور پھر دو آدمیوں کے لاٹھی سمیت صحن میں آنے اور چارپائی کو اٹھا کر ایک طرف کرنے کے باوجود سانپ اپنی جگہ بیٹھا رہا جب کہ بلی بھاگ گئی۔ بڑی مشکل سے سانپ کو مارا گیا۔ جب کہ اس کے بھاگنے اور پھنکارنے سے سارا گھر گونج رہا تھا۔ وہ پانچ فٹ سائز کا سنگچوڑ سانپ تھا جس کا کاٹا پانی نہیں مانگتا۔ اس رات جو چیز میرے پاؤں کے نیچے تیزی سے سرک کر گئی تھی وہ یہی سانپ تھا۔ میرے حی وقیوم خدا نے کس طرح مجھے اس سے محفوظ رکھا۔ میں جتنا شکر ادا کروں کم ہے۔

جسے اللہ رکھے

لاہور میں ہمارے مکان کے چوبارے کی بالکونی کے بہت قریب سے بجلی کے تار گزرتے تھے۔ ایک دن ہمسایوں کا سات آٹھ سال کا بچہ میرے بھتیجے کے ساتھ کھیلتا کھیلتا اوپر بالکونی میں گیا اور پھر اچانک اس کے چیخنے چلانے کی آوازیں آنے لگیں۔ اوپر جا کر کیا دیکھا کہ اس نے دونوں ہاتھوں سے بجلی کے ننگے تاروں کو پکڑا ہوا ہے اور پیٹ کے بل بالکونی کی دیوار پر لٹکا ہوا خود کو نیچے گرنے سے بچا رہا ہے اور ساتھ چیخ رہا ہے۔ بجلی کے خوف سے کوئی اس کے قریب جانے کی جرأت نہیں کر رہا تھا۔ اتنے میں اس کی ماں بھاگتی ہوئی آئی اور اسے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر زمین پر کھڑا کر دیا۔ نہ بچے کو نہ اس کی ماں کو بجلی نے کچھ کہا۔ سب حیران۔ معاملہ یوں کھلا کہ بچے نے جو لباس پہن رکھا تھا اس نے اس کو بالکونی کی دیوار سے Insulate کر دیا تھا۔ بالکونی کی دیوار پر پیٹ کے بل جھولنے کیوجہ سے اس کے پاؤں زمین سے بلند ہو گئے تھے اور وہ تار پر بیٹھے ہوئے کسی پرندے کی طرح دونوں ہاتھوں میں تار ہونے کے باوجود بجلی کی رو سے محفوظ تھا۔ اور اس کی ماں نے بھی چونکہ اسے کپڑوں کے اوپر سے ہی پکڑ کر اٹھایا تھا لہٰذا وہ بھی محفوظ رہی۔ سچ ہے جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ ہمارا حی وقیوم خدا۔

گہرا نالہ

ربوہ ابھی نیا نیا آباد ہوا تھا۔ الیکسپ کی دوکان سے یوبی ایل کی طرف جانے والی سڑک پر ڈاکخانہ ہوتا تھا۔ اور اس سڑک پر چڑھنے سے پہلے ایک بہت چوڑا اور کوئی ایک گز گہرا پانی کا نالہ واقع تھا۔ اس نالہ کے اوپر چند انچ چوڑی تختی اسے عبور کرنے کے لئے پڑی ہوتی تھی۔ میں نے نئی نئی سائیکل چلانا سیکھی تھی۔ ایک دن میں بہت جلدی میں ڈاکخانہ سے ٹکٹیں لے کر تیزی سے سائیکل پر اس طرف کو آیا اور بے خیالی میں اس تختی پر سے نالہ کو عبور کر گیا۔ دوسری طرف جانے کے بعد مجھے احساس ہوا کہ میں نے کیا کیا ہے۔ سائیکل سے اتر کر واپس آیا اور اس نالے کی گہرائی اور تختی کی چوڑائی دیکھ کر کانپ اٹھا۔ اگر میں گر جاتا تو ٹانگ یا بازو کا ٹوٹنا یقینی تھا۔ مگر میرے حی وقیوم آقا نے مجھے محفوظ رکھا۔ اسی طرح لاہور میں چاندنی رات میں ایک پارک میں سیر کے دوران سارے پارک کو ہموار اور خالی دیکھ کر میں نے پوری رفتار سے سائیکل پر چکر لگانے شروع کر دیئے۔ اچانک مجھے احساس ہوا کہ میں کسی چیز کے پاس سے گزرا ہوں۔ اتر کر واپس آیا تو دیکھا کہ کسی نے بچے کو پیشاب وغیرہ کرانے کے لئے دو پورے سائز کی اینٹیں چولہے کی طرح رکھی ہوئی تھیں۔ اور وہ اس رخ پڑی ہوئی تھیں کہ میں چکر کی صورت میں سائیکل چلاتا ہوا عین ان کے درمیان میں سے گزر گیا تھا۔ اپنی تیز رفتاری میں ان سے ٹکرا جانے کے نتیجہ میں میرا گرنا اور چوٹ لگنا لازمی تھا۔

تیز رفتاری

میں 1975ء میں زیمبیا میں لیکچرر تعینات ہو کر گیا۔ نئی نئی گاڑی خریدی اور ابھی ڈرائیونگ کی پوری مشق نہ تھی۔ ایک دن میرے ایک دوست کہنے لگے آؤ فلاں قصبہ سے حلال گوشت لے کر آئیں جو کوئی بیس پچیس میل دور ہوگا۔ گوشت لے کر واپس ایک دوسرے راستہ سے آئے جہاں ایک بہت چوڑے دریا پر سے گزرنا پڑا۔ تنگ سا پل تھا اور کناروں پر کوئی جنگلہ وغیرہ نہ تھا اور نیچے کوئی دو سو فٹ گہرائی میں دریا۔ خوفناک منظر تھا۔ جب ہم پل کے وسط میں پہنچے تو سامنے دوسری طرف سے ایک بہت بڑا ٹرالر پل پر داخل ہوا۔ جب وہ قریب آیا تو اس سے بچنے کیلئے اور نوآموز ڈرائیور ہونے کی وجہ سے میں نے اپنی کار کو ضرورت سے زیادہ بائیں طرف کر لیا۔ میرے ساتھی جو اس طرف کو بیٹھے ہوئے تھے اور کہنہ مشق ڈرائیور تھے نے شور مچا دیا اور میں نے تیزی سے گاڑی کو دائیں طرف گھمایا۔ اتنے میں ٹرالر نکل گیا۔ ہماری کار آدھے ٹائر کی چوڑائی سے پل کے کنارے پر سے ہوتی ہوئی صحیح سلامت نکل گئی تھی۔ گھر پہنچ کر میرے ساتھی میری اہلیہ سے کہنے لگے کہ آپ لوگ تو صدقہ دیں اور میں نے کانوں کو ہاتھ لگایا ہے کہ آئندہ طاہر صاحب کے ساتھ گاڑی میں نہیں بیٹھنا۔ انہوں نے تو دریا میں گرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ ہمارے حی وقیوم آقا نے اپنے ہاتھ سے ہمیں یقینی موت سے محفوظ رکھا۔

آگ بجھ گئی

1972ء میں میں سیرالیون کے ایک قصبہ بوآجے بو میں احمدیہ سیکنڈری سکول میں ٹیچر تھا۔ ایک دن میری اہلیہ پرانے کاغذات کو گھر سے باہر رکھ کر جلا رہی تھی کہ ہوا کا تیز جھونکا آیا اور کچھ جلتے ہوئے کاغذات اڑ کر قریبی گھاس پر جا گرے۔ وہ سال کا ڈرائی سیزن تھا جس میں گھاس، درخت ہر چیز سوکھ کر ایندھن کی شکل اختیار کر جاتی ہے۔ گھاس نے فوراً آگ پکڑ لی۔ جو تیزی سے پھیلنے لگی ساتھ کے خالی کوارٹر میں میں اور میرے ایک رفیق کار لطیف صاحب بیٹھے گپ شپ کر رہے تھے۔ میری اہلیہ نے نوکر کو میری طرف دوڑایا۔ میں اور لطیف صاحب باہر نکلے تو لطیف صاحب کہنے لگے پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔ گھاس جل کر آگ خود بخود ختم ہو جائے گی۔ وہ چونکہ مجھ سے بہت پہلے سے اس علاقہ میں رہ رہے تھے ان کی بات سے میں لاپرواہی سے آگ کو چھوڑ کر واپس آ گیا۔ لطیف صاحب تو کوئی ایک گھنٹہ بعد اپنے گھر چلے گئے اور نوکر باہر سے بھاگا ہوا آیا اور کہنے لگا آگ بہت زیادہ پھیل گئی ہے۔ میں باہر نکلا تو قیامت کا منظر سامنے تھا۔ آگ گھاس پر سے ہوتی ہوئی سامنے جنگل تک جا پہنچی تھی اور تیز ہوا اور خشک درختوں کیوجہ سے بڑی تیزی سے پھیل رہی تھی۔ دیو قامت درخت اس کی لپیٹ میں آتے جا رہے تھے۔ میں بھاگ کر پرنسپل صاحب کے پاس گیا وہ آئے۔ آگ کو دیکھا اور کہنے لگے اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ خدا پر چھوڑ دو اور دعا کرو۔ میں بورڈنگ کا انچارج تھا۔ بھاگ کر تمام لڑکوں کو اکٹھا کیا اور انہیں بہت بڑے انعام کے وعدہ کے ساتھ آگ بجھانے کی کوشش کرنے پر آمادہ کیا۔ انہوں نے بڑے بڑے پتوں والی شاخیں جمع کیں اور ان کو شعلوں پر مار مار کر آگ بجھانے لگے۔ کچھ دیر کے لئے شعلے دھوئیں میں تبدیل ہو جاتے اور پھر کہیں اور سے سر اٹھا لیتے۔ ہم عصر تک یہ جنگ لڑتے رہے۔ جنگل کی آگ کے بارے میں سن تو رکھا تھا لیکن اسے دیکھنے کا اتفاق آج ہوا تھا۔ تڑتڑ کی آوازوں کے ساتھ درختوں کے ٹہنے ٹوٹ رہے تھے۔ تیز ہوا میں شعلوں کی لپکتی ہوئی چادریں اور خوفناک آگ کی آوازیں جنگل کے اندر سے کچھ فاصلہ پر جلنے والے درختوں میں سے ڈھول پیٹنے جیسی آوازیں آ رہی تھیں۔ اف میرے خدا قیامت کا منظر تھا۔ اور اوپر سے یہ خوف کہ نہ جانے آگ کہاں تک جا پھیلے۔ کتنے کروڑوں کا نقصان ہو جائے۔ جنگلی حیات اور جنگل میں کام کرنے والے انسانوں پر کیا گزرے۔ حکومت ہمیں اس نقصان پر کیا سزا دے؟ وقفہ وقفہ سے ہمارا نوکر میری اہلیہ کو خبر دے رہا تھا کہ آگ اور پھیلتی جا رہی ہے۔ اور کنٹرول سے بالکل باہر ہے۔ میں شدید پیاس سے بیتاب ہو کر پانی پینے کے لئے گھر آیا تو میری اہلیہ دونوں ہاتھ جوڑے۔ آسمان کی طرف منہ کئے چوکھٹ میں سراپا دعا بنی کھڑی تھی۔ کہنے لگی کوئی امید ہے؟ میں نے کہا مشکل ہے۔ خدا ہی ہے جو کرم کر دے۔ پانی پینے کے بعد بھاگ کر واپس پہنچا تو معلوم ہوا کہ آگ نے کسی تجربہ کار جرنیل کی طرح ہمیں چاروں طرف سے گھیرے میں لینے کی کوشش کی ہے۔ جنگل کے اندر ہی اندر سے ہمارے تین اطراف میں پھیل چکی تھی اور اگر چوتھی طرف میں بھی آپس میں مل جاتی تو ہمارا وہاں سے نکلنا ناممکن ہو جاتا۔ میں نے لڑکوں کو اس سے متنبہ کیا کہ اپنے نکلنے کے راستہ کا خیال رکھیں۔ اور پھر نہ جانے کیا معجزہ ہوا۔ یہ سوچ کر میرا دل آج بھی بھر آتا ہے اور خدا کی حمد کے گیت گانے لگتا ہے۔ اچانک ایک لڑکا چلایا آگ بجھ گئی۔ میں نے سمجھا مذاق کر رہا ہوگا۔ کچھ اور لڑکوں نے بھی خوشی سے مجھے یہ خوشخبری سنائی۔ ہوا یوں کہ لکڑی چوری کرنے والوں نے جنگل کے اندر جا کر وہاں سے بہت سے درخت غائب کئے ہوئے تھے اور وہاں کھلی جگہ سی بن گئی تھی لڑکوں کا کام اب یہ تھا کہ آگ کو وہاں سے آگے نہ جانے دیں۔ چنانچہ وہ چاروں طرف پھیل گئے اور ٹہنیاں مار مار کر آگ کو دھوئیں میں تبدیل کرتے گئے اور یوں بالآخر ناممکن ممکن میں بدل گیا۔ شاید میری اہلیہ کی عاجزانہ التجا خداتعالیٰ کو بھا گئی یا کوئی اور نیکی کام آ گئی۔ یا اس کی اپنی حی وقیوم صفت کا جلوہ ظاہر ہوا۔ مجھے کچھ معلوم نہیں۔ بس اتنا جانتا ہوں کہ یہ میری زندگی کا سب سے بڑا معجزہ تھا جو میں نے دیکھا اور یہ بات میرے دل میں میخ کی طرح گڑ گئی کہ انسان تو اپنی ذات میں کچھ بھی نہیں انتہائی لاشئی اور بے بس۔ یہ خداتعالیٰ کی صفت حی وقیوم ہی ہے جو اسے سہارا دئے ہوئے اور زندہ رکھے ہوئے ہے۔ اور انسان ہی کیا یہ تمام کائنات اور اس میں موجود ہر چیز خداتعالیٰ کی اسی صفت کے سہارے قائم ودائم ہے۔ قصبہ کا جرگہ چیف کی سرکردگی میں ہمارے اس جرم کی تفتیش اور سزا کی تعیین کے لئے بیٹھا۔ بورڈنگ کے تمام طلباء نے گواہی دی کہ آگ اتفاقاً لگی تھی اور یہ کہ ہم نے اسے بجھانے میں مسلسل کئی گھنٹے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ چیف صاحب بہت زیرک اور رحمدل انسان تھے۔ انہوں نے ہمیں باعزت اس جرم سے بری قرار دیا اور اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے کہ یہ لوگ ہمارے ہاں مہمان کی حیثیت میں ہیں ہمیں ان سے درگزر کرنا چاہئے۔

سعید الاندلسی (1070ء)

آپ طلیطلہ سپین میں قاضی کے عہدہ پر فائز تھے تاریخ میں آپ نے کتاب طبقات الامم تصنیف کی جس کا اثر تاریخدانوں پر بہت رہا۔ اور کثرت سے استعمال کی گئی۔ اس میں گیارہویں صدی کی ترقی یافتہ قوموں کے حالات بیان کئے گئے ہیں آپ نے یورپ کی قوموں کو تیسرے درجہ کی قوموں میں شامل کیا جنہوں نے علوم کی ترویج میں حصہ لیا۔ اس کے علاوہ آپ نے اندلس کے ممتاز علماء پر بھی کتاب لکھی جس میں مسلمان اور غیر مسلمان علماء کو شامل کیا گیا تھا۔ اسٹرانومی پر بھی ایک مقالہ لکھا جو ان کے ذاتی مشاہدات پر مبنی تھا اجرام سماوی کے ان مشاہدات سے الزرقالی نے بہت استفادہ کیا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36283 میں شفیقہ عزیز بنت عبدالعزیز قمر قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 26-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی چین وزنی 9 ماشے مالیتی -/5600 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ شفیقہ عزیز بنت عبدالعزیز قمر امیر پارک گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 عبدالرحمٰن وصیت نمبر 26161 گواہ شد نمبر 2 شہزاد گلزار وصیت نمبر 28846

مسل نمبر 36284 میں طوبیٰ عزیز بنت عبدالعزیز قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 26-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی ٹاپس وزنی 4 ماشے -/2500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ طوبیٰ عزیز بنت عبدالعزیز قمر امیر پارک گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 عبدالرحمٰن وصیت نمبر 26161 گواہ شد نمبر 2 شہزاد گلزار وصیت نمبر 28846

مسل نمبر 36285 میں احمد ناصر طارق ولد طارق محمود قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد احمد ناصر طارق ولد طارق محمود امیر پارک گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 عبدالرشید خاور وصیت نمبر 29071 گواہ شد نمبر 2 محمد شریف بھٹی وصیت نمبر 31132

مسل نمبر 36286 میں امۃ النصیر زوجہ محمد اسلم شاہد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 16-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 8 تولے مالیتی -/56000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امۃ النصیر زوجہ محمد اسلم شاہد امیر پارک گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 محمد اسلم شاہد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد شریف بھٹی وصیت نمبر 31132

مسل نمبر 36287 میں مصور احمد ولد نصیر احمد قوم ڈھلو پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 16-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مصور احمد ولد نصیر احمد امیر پارک گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 محمد اسلم شاہد وصیت نمبر 30366 گواہ شد نمبر 2 سید خرم نسیم نوشاہی ولد سید شعبان احمد نسیم نوشاہی امیر پارک گوجرانوالہ

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

✿ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد عبدالحق صاحب صدیقی کارکن نظارت علیاء صدر انجمن احمدیہ کو مورخہ 15 مارچ 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کامران ولید صدیقی عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم محمد عبدالماجد صدیقی صاحب آف گولبازار ربوہ حال کینیڈا کا پوتا اور مکرم محمد طارق محمود صاحب مربی سلسلہ شعبہ رشتہ ناطہ صدر انجمن احمدیہ کا نواسہ ہے۔ نومولود کی صحت دعمر میں برکت، نیک، خادم دین اور قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

✿ مکرمہ فرزانہ راحت صاحبہ دارالصدر شمالی اہلیہ حکیم شیخ بشیر احمد صاحب تحریر کرتی ہیں کہ ان کی بڑی خالہ مکرمہ سعیدہ اللہ بخش صاحبہ اہلیہ مکرم میر محمد رشید صاحب مرحوم بنت حضرت شیخ اللہ بخش صاحب پشاوری رفیق حضرت مسیح موعود بعارضہ بلڈ پریشر شوگر اور فالج پچھلے چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ آجکل طبیعت زیادہ خراب ہے احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

✿ مکرم بشیر احمد شاہد صاحب سیکرٹری مال حلقہ سٹیل ٹاؤن کراچی لکھتے ہیں۔ خاکسار کی اہلیہ گزشتہ سال سے چھاتی کے سرطان کی وجہ سے علیل ہیں ڈاکٹر کیموتھراپی کے ذریعے علاج کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

✿ مکرمہ کشف منان صاحبہ دختر مکرم عبدالمنان صاحب راوی بلاک لاہور واپڈا ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

✿ مکرم حافظ اعجاز الٰہی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم منیر احمد صاحب ابڑو امیر جماعت احمدیہ ضلع لاڑکانہ لکھتے ہیں۔ مورخہ 20۔ اپریل 2004ء بروز منگل مکرمہ انور سلطانہ ابڑو صاحبہ بیوہ مکرم انور حسین صاحب شہید کی وفات حرکت قلب بند ہونے سے ہوئی ان کی نماز جنازہ مربی سلسلہ مکرم محمد داؤد بھٹی صاحب نے پڑھائی۔ بعدازاں ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔ آپ سابق امیر ضلع لاڑکانہ مکرم علی انور ابڑو صاحب کی بڑی بیٹی اور مولوی محمد انور ابڑو صاحب کی بہو تھیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے اور بیٹے بیٹیوں کو صبر وحوصلہ سے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔

نکاح

✿ مکرم ساجد مقصود شاد صاحب ابن مکرم منظور احمد شاد صاحب پیس ویلج ٹورانٹو کینیڈا کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ ایلا رؤف صاحبہ بنت مکرم رانا عبدالرؤف صاحب سرگودھا مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے مورخہ 15۔ اپریل 2004ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں بعوض دس ہزار کینیڈا ڈالرز پر کیا۔ مکرم ساجد مقصود شاد صاحب مکرم حاجی شریف احمد صاحب زرگر (شریف جیولرز ربوہ) کے پوتے اور مکرم میاں عبدالسلام صاحب زرگر کے نواسے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

کاکیشیا مدرٹنکچر (سپیشل)

(تندرستی کا خزانہ)

مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

پیکنگ 20ML	کاکیشیا مدرٹنکچر (سپیشل)	کاکیشیا Q
رعائتی قیمت	100/-	50/-

نوٹ۔ اصل "کاکیشیا" خریدتے وقت شیشی اور ڈھکن پر GHP اور لیبل پر جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212390

صحت اور صفائی

جاوید چوہدری اپنے کالم میں لکھتے ہیں۔

آپ چین، جاپان اور ڈنمارک کی مثال لیجئے۔ ان ملکوں میں کبھی بے انتہا بیماری ہوتی تھی، وبا پھوٹتی تھی اور پورا پورا شہر قبرستان بن جاتا تھا اس وقت چین کا ہر شہری کسی نہ کسی مرض میں مبتلا تھا، جاپان کی زیادہ تر آبادی ذہنی امراض کا شکار تھی، خودکشیاں عام تھیں، ایک وقت تھا جب جاپان خودکشیوں میں دنیا میں پہلے نمبر پر تھا، ڈنمارک کے لوگوں کے بارے میں کہا جاتا تھا دنیا میں اتنی بیماریاں نہیں جتنی ڈنمارک کے لوگوں کو لاحق ہیں، جہازران سمندر میں سفر کرتے ہوئے ڈنمارک کے قریب پہنچتے تھے تو وہاں سے جلد سے جلد گزرنے کی کوشش کرتے تھے۔ ان کا خیال تھا ڈنمارک کی ہوائیں تک مسموم ہیں جو شخص ان ہواؤں میں سانس لے گا وہ بھی بیمار ہو جائے گا لیکن آج ان تینوں کا شمار دنیا کی صحت مند ترین ریاستوں میں ہوتا ہے۔ اس وقت جب دنیا کے ہر ملک میں صحت کا بجٹ بڑھ رہا ہے یہ تین ملک ایسے ہیں جنہیں اپنا ہیلتھ بجٹ گھٹانا پڑ رہا ہے، یہ تین ملک ایسے ہیں جن میں ہسپتال بند ہو رہے ہیں جن میں ڈاکٹر بیروزگار اور ادویات ساز کمپنیاں دیوالیہ ہو رہی ہیں۔ ان تینوں ممالک میں اوسط عمر بڑھ رہی ہے۔ اب وہاں لوگ اسی اسی برس تک زندہ رہتے ہیں اور زندہ بھی پورے صحت مند طریقے سے، جاپان میں آپ کسی سائیکل چلاتے جوان کو روک کر عمر پوچھیں تو وہ بڑے اطمینان سے جواب دے گا 72 برس اور آپ کا منہ کھلا کا کھلا رہ جائے گا کیونکہ ہمارے ملک میں اول تو کوئی 72 برس تک پہنچتا نہیں اور اگر خدانخواستہ پہنچ جائے تو اس کا مقام سائیکل نہیں چارپائی اور ڈیوڑھی ہوتا ہے!

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ڈنمارک، جاپان اور چین نے یہ کامیابی کیسے حاصل کی، اس کامیابی کے صرف دو نسخے ہیں صفائی اور ورزش، ان تینوں ممالک نے محسوس کیا ان کے ہاں ماحولیاتی آلودگی بہت ہے، گلیوں، محلوں، سڑکوں اور بازاروں میں کوڑا کرکٹ بکھرا پڑا ہے۔ ہر شخص اپنے گھر کا گند اٹھا کر گلی میں پھینک رہا ہے، فضا میں گرد، دھواں اور بو پھیلی ہے، پبلک ٹوائلٹس کی حالت دگرگوں ہے، لوگ آلودہ پانی پی رہے ہیں، تنگ و تاریک گھر میں رہتے ہیں، گندے کپڑے پہنتے ہیں اور ہاتھ منہ نہیں دھوتے، نہاتے نہیں ہیں، انہوں نے محسوس کیا لوگوں میں واک کرنے، ورزش کرنے اور کھیلنے کا رواج نہیں چنانچہ ہر سال نئے ڈاکٹروں، ہسپتالوں اور ادویات ساز اداروں کی ضرورت پڑتی ہے۔ حکومت عوام کی صحت کا بہت خیال رکھتی ہے لیکن اس کے باوجود لوگوں کی اوسط عمر 43 سال ہوگئی ہے چنانچہ ان ممالک نے صحت کو صفائی سے منسلک کر دیا۔ جاپان پہلا ملک تھا جس نے اعلان کیا جس معاشرے میں صفائی کا خیال نہیں رکھا جاتا وہ کبھی صحت مند نہیں ہوسکتا۔ جاپان نے دنیا میں پہلی بار عوامی جگہوں پر فرشی ٹائلیں لگانا شروع کیں، پبلک ٹوائلٹ پر روشنیاں بڑھائیں اور دیواروں کو ہر مہینے پینٹ کرنا شروع کیا۔ جاپانیوں کا کہنا تھا ہر شخص خوبصورت فرش پر گند پھینکنے سے پرہیز کرتا ہے۔ چین نے کچرا گھر بنائے، لوگوں کو گھروں میں کچرے کی ٹوکریاں رکھنے کی ترغیب دی اور ڈنمارک نے گاربج بیگز کا استعمال شروع کرایا، ان ممالک نے تمام شہروں میں کچرا جلانے کی مشینیں لگائیں اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ تینوں ممالک صفائی میں یورپ کے برابر آ گئے، چین نے پورے ملک میں ورزش لازمی قرار دے دی۔ چین میں صبح سات بجے پورا ملک پارکوں میں ہوتا ہے۔ ڈنمارک میں سائیکل سواری کلچر بن گئی۔ ڈنمارک کی آبادی 5 ملین ہے جبکہ وہاں 4 ملین سائیکل ہیں۔ یہ وہ چند اقدامات تھے جن کے نتیجے میں ان تینوں ممالک سے بیماریاں غائب ہونا شروع ہو گئیں۔ آج ان ممالک کا شمار دنیا کے صحت مند ترین ممالک میں ہوتا ہے۔ جاپان میں تو ہسپتال ختم کر کے ان کی عمارتوں میں سکول کھولے جا رہے ہیں۔

(جنگ 6 اپریل 2004ء)

داخلہ جامعہ احمدیہ

اس سال میٹرک اور ایف اے/ایف ایس سی کا امتحان دینے والے ایسے طلباء جو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ داخلہ کیلئے ابھی سے اپنی درخواست والد یا سرپرست کی تصدیق کے ساتھ اور مقامی جماعت کے امیر صاحب یا صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو ارسال کریں تاکہ داخلہ کیلئے انٹرویو سے پہلے ضروری دفتری کارروائی مکمل کی جا سکے۔ درخواست میں نام، ولدیت، تاریخ پیدائش، مکمل پتہ، جماعت نہم یا فرسٹ ائیر (گیارہویں) میں حاصل کردہ نمبر اور واقفین نو اپنا حوالہ وقف نو بھی درج کریں۔ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ (حاصل کردہ نمبر / گریڈ) کی اطلاع دیں۔ داخلہ کیلئے انٹرویو شروع اگست میں ہوگا۔ معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔

امیدوار کا میٹرک میں کم از کم B گریڈ ہونا ضروری ہے۔ میٹرک پاس امیدوار کیلئے عمر کی حد 17 سال اور ایف اے/ایف ایس سی پاس کیلئے عمر کی حد 19 سال ہے۔

امیدوار قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا یقینی بنائیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ عربی اور انگریزی کے معیار کو نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ کتب سیرت النبیؐ، سیرت حضرت مسیح موعود، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔

امیدوار کو مرکزی تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا چاہئے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

شعبہ امراض چشم میں جدید سہولیات

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے شعبہ امراض چشم فضل عمر ہسپتال کو Up Grade کر دیا گیا۔ اب ہسپتال میں مندرجہ ذیل جدید سہولیات میسر ہیں۔

- ☆ شوگر سے متاثر آنکھ کے پردے کیلئے لیزر (Laser) کی سہولت
- ☆ بذریعہ کمپیوٹر نظر کا معائنہ
- ☆ بغیر ٹانکوں کے سفید موتیا کا آپریشن
- ☆ کالے موتیا کی تشخیص کیلئے نظر کا معائنہ
- ☆ بھینگا پن کا علاج اور آپریشن
- ☆ کارنیا (Cornea) کی پیوند کاری
- ☆ آنکھوں کے دیگر آپریشنز۔

مزید معلومات کیلئے آئی ڈیپارٹمنٹ یا استقبالیہ سے رابطہ فرمائیں

فضل عمر ہسپتال ربوہ

فون نمبرز: 04524-213970-211373

فیکس: 04524-215190-214481

ویب سائیٹ: www.foh-rabwah.org

ای میل: info@foh-rabwah.org

اکسیر بواسیر

خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا

ناصر دواخانہ ربوہ گولبازار ربوہ

04524-212481, FAX: 213966

حکیم عبدالحمید اعوان کا چشمہ فیض

مطب حمید

- ہر ماہ 3-4-5 تاریخ مسجد والی گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-266 فیصل آباد فون: 041-636719
- ہر ماہ 6-7 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ رحمان کالونی مکان نمبر P-7/C فون نمبر: 04524-212866-212755
- ہر ماہ 10-11-12 تاریخ NW741 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الہی اسلامیہ سکول راولپنڈی فون: 051-4415846
- ہر ماہ 15-16-17 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد بیکری فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 0451-214338
- ہر ماہ 23-24 تاریخ ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 0691-60612
- ہر ماہ 25-26-27 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان فون: 061-542502
- کرسچن ٹاؤن نزد کورنگی روڈ نزد کورنگی بس ڈپو کراچی نمبر 31 باقی دنوں میں مشورہ کے خواہش مند اس جگہ تشریف لائیں۔

مطب حمید

نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ

فون کلینک: 0431-891024-892571

سب آفس چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

فون: 0431-219665-218534

ربوہ میں طلوع وغروب 4 مئی 2004ء	
طلوع فجر	3:48
طلوع آفتاب	5:18
زوال آفتاب	12:06
وقت عصر	4:51
غروب آفتاب	6:53
وقت عشاء	8:23

دینی آرٹ کے جدید فن پارے

منتخب آیات دیدہ زیب ڈیزائنوں میں میٹالک ماؤنٹس کی صورت میں دستیاب ہیں

Multicolour International

All kind of printing, Designing, Advertising

129-C,Rehmanpura,Lahore,ph:7590106,

Email:multicolor13@yahoo.com

معیاری ہومیو پیتھک ادویات

- ○ جرمن ولوکل پوٹینسیاں، مدرٹنکچرز
- ○ سادہ گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک
- ○ خالی ڈبیاں، ڈراپرز، بوتلیں
- ○ انگلش و اردو ہومیو پیتھک کتب
- ○ جرمن پوٹینسی سے تیارہ کردہ بریف کیس

معیاری اور بارعایت

کیورویل میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

فون: 213156 فیکس: 212299

نورتن جیولرز ربوہ

سی پی ایل نمبر 29